واعظ الجمعہ
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی
اور
اس کے تقاضے
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

حضور ﷺ سے وابستگی اور اس کے تقاضے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حضور ﷺ سے وابستگی اور اس کے تقاضے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

سرکارِ دوجہاں ﷺ کی شان وعظمت

برادرانِ اسلام! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کا مقام ومرتبہ اور شان وعظمت بہت ہی بلند وبالا ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ محبوبِ خدا، سرورِ دو جہاں اور سردارِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، سرورِ کونین ﷺ سے محبت وعقیدت اور دل وجان سے وابستگی مدارِ ایمان ہے، بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ "تاجدارِ رسالت ﷺ ہماری جان، مال اور اولاد سمیت ہر چیز کے مالک ہیں"، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾[1] "یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہے"۔

صدر الاَفاضل سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت

(۱) پ۲۱، الأحزاب: ٦.

فرماتے ہیں کہ "دنیا ودین کے تمام اُمور میں (نبی ﷺ مؤمنوں کے مالک ومختار ہیں)، اور نبی ﷺ کا حکم ان پر نافذ، اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِطاعت واجب، اور نبی ﷺ کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجبُ الترک ہے، یا آیتِ مبارکہ کے یہ معنی ہیں کہ نبی ﷺ مؤمنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ رافت ورحمت، اور لُطف وکرم فرماتے ہیں"[1]۔

سب سے زیادہ ادب واحترام کے حقدار

عزیزانِ محترم! رسول اللہ ﷺ سے قلبی لگاؤ، جذباتی وابستگی، حد درجہ ادب واحترام، اور تعظیم وتوقیر، تقاضائے ایمان اور بعدِ ایمان ہر فرض سے مقدّم ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾[2] "یقیناً ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا؛ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو!"۔

تعظیمِ رسول... فلاح وکامرانی کی ضمانت ہے

رسول اللہ ﷺ کی محبت وتعظیم، نصرت وپیروی، اور ان سے دلی وابستگی فلاح وکامرانی کی ضمانت ہے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[3] "وہ جو اِس (رسول ﷺ) پر ایمان لائیں، اس کی تعظیم کریں، اس کی مدد کریں، اور اُس نور کی پیروی کریں جو اِس کے ساتھ اُترا، وہی کامیاب ہیں!"۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۱، الاَحزاب، زیرِ آیت:۶، صـ۷۷۲، ۷۷۳۔

(۲) پ٢٦، الفتح: ٨، ٩.

(۳) پ٩، الأعراف: ١٥٧.

اللہ تعالیٰ کے چُنیدہ بندے

بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب واحترام کرنے، دل وجان سے محبت واُلفت اور وابستگی رکھنے والے، اور عظمتِ رسول کا لحاظ وپاس رکھنے والے، اللہ تعالیٰ کے چُنیدہ بندوں میں سے ہیں، اُن کے لیے بخشش اور بڑے اَجر وثواب کا وعدہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾[1] "یقیناً وہ جو رسول اللہ کے پاس اپنی آوازیں (براہِ ادب وتعظیم) پست کرتے ہیں، وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیے ہیں، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے!"۔

حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِجلال واِکرام

حضراتِ گرامی قدر! سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام ومرتبہ کس قدر بلند وبالا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گفتگو کرنے کے آداب تک بیان فرمائے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اس غیب بتانے والے

---

(۱) پ۲۶، الحجرات: ۳.

(۲) پ۲۶، الحجرات: ۱، ۲.

(نبی) کی آواز سے اونچی نہ کرو! اور ان کے حضور بات چِلّا کر نہ کہو جیسے، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چِلّاتے ہو؛ کہ کہیں تمہارے اعمال اَکارت (ضائع) ہو جائیں، اور تمہیں خبر بھی نہ ہو!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان آیاتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم (یعنی آگے بڑھنے پہل کرنے کا اَمر) واقع نہ ہو، نہ قول میں، نہ فعل میں؛ کہ تقدیم کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ادب واحترام کے خلاف ہے، بارگاہِ رسالت میں نیازمندی وآداب لازم ہیں"[1]۔

صدر الاَفاضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سورۂ حجرات کی دوسری آیتِ مبارکہ کے تحت مزید فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مبارکہ میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اِجلال واِکرام اور ادب واحترام تعلیم فرمایا گیا ہے، اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں، جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں! بلکہ کلماتِ ادب وتعظیم وتوصیف وتکریم واَلقابِ عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو؛ کہ ترکِ اَدب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے!"[2]۔

عظمتِ رسول کے منکِر سے متعلق قرآنِ کریم کا فیصلہ

حضراتِ ذی وقار! جو شخص اللہ تعالی کی وَحدانیت، حشر ونشر، جنّت ودوزخ، اور فرشتوں پر ایمان رکھے، لیکن حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رسالت وعظمت کا منکِر ہو، وہ کافر ومشرِک ہے، ابلیس (شیطان) توحیدِ خداوندی پر ایمان رکھنے کے باوُجود صرف اس

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۶، حُجرات، زیرِ آیت:۱، صـ۹۴۷۔

(۲) ایضاً، زیرِ آیت:۲۔

لیے راندۂ درگاہ ٹھہرا، کہ اس نے عظمتِ نبی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اللہ جلّ جلالہ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٭ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾[1] "اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو! تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا، منکِر ہوا اور غرور کیا، اور کافر ہو گیا"۔

ایک اَور مقام پر ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾[2] "(اے حبیب!) تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک آپس کے جھگڑے میں تمہیں اپنا حاکم نہ بنائیں، پھر تم جو کچھ حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے (قبول کرنے میں) رکاوَٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں"۔ یعنی حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ اور شان وعظمت اس قدر بلند ہے، کہ سروَرِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کسی مُعاملے میں جو بھی فیصلہ فرمادیں وہی حرفِ آخر ہے، پھر اس میں مزید بحث وتمحیص کی گنجائش باقی نہیں رہتی!۔

عہدِ رسالت میں اکثر مُنافق یہودی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، وہ اللہ عزّ وجلّ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے تھے، لیکن رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان وعظمت اور مقام ومرتبہ کے منکِر تھے، اللہ جلّ جلالہ نے ان کے بارے میں واضح طَور پر ارشاد فرمایا: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾[3] "کچھ

---

(١) پ١، البقرة: ٣٤.

(٢) پ٥، النساء: ٦٥.

(٣) پ١، البقرة: ٨.

لوگ (منافق) کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے (آخرت کے) دن پر ایمان لائے، اور وہ ایمان والے نہیں"۔ یعنی کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک وہ سرورِ کونین ﷺ پر دل وجان سے ایمان نہ لے آئے، اور اپنے قول وفعل اور علم وعمل سے سرورِ دوعالم ﷺ کی شان وعظمت کا اعتراف نہ کرلے۔

حضور اکرم ﷺ سے صحابۂ کرام کی قلبی وابستگی کا عالَم

عزیزانِ مَن! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شمعِ رسالت کے پروانے ہیں، اللہ عزوجل کی عطا وفضل سے انہیں مقامِ مصطفی اور عظمتِ رسول کی معرفت واِدراک خوب حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ نبئ کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم اور اِکرام واحترام کا خوب لحاظ وپاس رکھتے ہیں، حضور ﷺ سے ان کی محبت ووابستگی کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ رحمتِ عالمیان ﷺ جب کبھی اپنے بال مبارک بنواتے، تو شمعِ رسالت کے یہ پروانے، دیوانہ وار مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے اِرد گرد منڈلاتے، اور سرورِ کونین ﷺ کا کوئی بال مبارک زمین پر نہ گرنے دیتے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ، وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ»[1] "میں نے دیکھا کہ بال بنانے والا، رسول اللہ ﷺ کا حلق شریف بنا (سرِ اقدس کے بال مبارک مونڈ) رہا تھا، اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ان کے گرد گھوم رہے تھے، وہ چاہتے تھے کہ ان کا کوئی موئے مبارک زمین پر تشریف لانے کے بجائے، کسی کے ہاتھ کو شرف بخشے"۔

---

(۱) "صحیح مسلم" کتاب الفضائل، ر: ۶۰۴۳، صـ۱۰۲۵، ۱۰۲۶.

امّتِ مسلمہ کا سرمایۂ حیات اور اُخروی نَجات کا ذریعہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اور خلوصِ دل سے وابستگی ہی، ان حضرات کے لیے سرمایۂ حیات اور اُخروی فلاح وکامرانی کا ذریعہ تھا، حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں آکر عرض کی: یارسولَ اللہ! قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَمَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ؟» "تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟" کہنے لگا: صرف یہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ!» "تو پھر یقیناً تم جس سے محبت کرتے ہو اُسی کے ساتھ ہو گے!"، حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد، ہمیں نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کے سبب، اتنی خوشی ہوئی جو کسی اَور چیز سے نہیں ہوئی تھی[1]۔

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت ووابستگی

میرے محترم بھائیو! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گفت وشنید اور افعالِ مبارکہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کی محبت، تکریم اور جذباتی وابستگی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، وہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور باہم گفتگو کرتے وقت، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب واحترام کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے تھے، اور اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ ادا نہ کرتے جس میں سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وعظمت میں تنقیص یا بے ادبی کا کوئی ادنیٰ پہلو یا شائبہ تک کا اندیشہ ہو، حضرت سیّدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی، کہ حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے کون بڑا ہے؟ آپ

---

(١) المرجع نفسه، كتاب البرّ والصلة والأدب، ر: ٦٧١٣، صـ١١٤٩.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (عظمت ومقامِ مصطفی کی کمال پاسداری ولحاظ رکھتے ہوئے) ارشاد فرمایا: «هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي، وَأَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ»[1] "بڑے وہی (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں، اور میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا"۔

انبیاء اور صدّیقین کا ساتھ پانے والے خوش نصیب لوگ

برادرانِ اسلام! حضور نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دل وجان سے محبت واِطاعت کرنے والے، اَحکامِ شریعت پر عمل کرنے والے، اور بحیثیت اُمتی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قلبی لگاؤ اور جذباتی وابستگی رکھنے والے خوش بخت لوگ، بروزِ قیامت انبیاء وصدّیقین کے ساتھ ہوں گے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی سیّد الکونین فخرِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ! خدا کی قسم آپ مجھے اپنی جان اور اپنے اہل وعیال سے بھی زیادہ محبوب ہیں! گھر میں ہوتے ہوئے جب آپ کی یاد آتی ہے تو میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کی زیارت سے مشرّف ہوتا ہوں، اور جب اپنی موت اور آپ کی جُدائی کو یاد کرتا ہوں کہ آپ جنّت میں نبیوں کے ساتھ اعلیٰ مقام میں ہوں گے، اگر میں جنّت میں داخل ہوا تب بھی مجھے یہ خوف ہے کہ آپ کی زیارت سے محروم رہوں، والئ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ حضرت سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہ آیتِ مبارکہ لے کر حاضر ہوئے: ﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ﴾[2] "جو اللہ اور اس

---

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم، ر: ٥٣٩٨، ٣/ ٣٦٢.
(٢) پ٥، النساء: ٦٩.

کے رسول کا حکم مانے، تو اُسے جن پر اللہ نے فضل کیا انبیاء اور صدیقین کا ساتھ ملے گا"[1]۔

حضور اکرم ﷺ سے وابستگی کے چند تقاضے

حضراتِ گرامی قدر! آج ہر مسلمان مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت کا دعویدار ہے، مگر یاد رہے کہ ہر وہ دعویٰ جو دلیل کے بغیر ہو، کوئی اہمیت نہیں رکھتا، لہذا رحمتِ عالمیان ﷺ سے محبت واُلفت کے دعویدار ہر مسلمان پر لازم ہے، کہ بطورِ دلیل حضور نبئ کریم ﷺ سے سچی وابستگی کے تقاضوں کو پورا کرے، اور اپنے قول وفعل میں پاکیزگی اور اَحوال میں دُرستی لائے۔ مصطفی جانِ رحمت ﷺ سے محبت واُلفت اور سچی وابستگی کے متعدّد تقاضے ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) اِطاعت وفرمانبرداری

عزیزانِ محترم! حضور نبئ کریم ﷺ سے محبت کے اوّلین تقاضوں میں، نبئ کریم ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری سب سے ممتاز اور نمایاں اہمیت کی حامل ہے، اللہ جَلّ جلالہٗ نے اپنی محبت کا دَم بھرنے والوں کو، تاجدارِ رسالت ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[2] "(اے حبیب!) آپ فرما دیجیے کہ (لوگو!) اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں اپنا دوست بنالے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

---

(۱) "المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه أحمد، ر: ٤٧٧، ١/ ١٤٩.

(٢) پ٣، آل عمران: ٣١.

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے لیے رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے"۔ مفسِّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی زندگی سارے انسانوں کے لیے نمونۂ حیات ہے، جس سے زندگی کا کوئی شعبہ باہر نہیں، ربّ تعالی نے حضور ﷺ کی زندگی کو اپنی قُدرت کا نمونہ بنایا، کامیاب زندگی وہی ہے جواِن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا سونا جاگنا حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے، تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں"[2]۔

خاتم النبیین ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری اور سچی وابستگی کا تقاضا ہے، کہ نبئ کریم ﷺ نے ہمیں جن اقوال وافعال کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ کریں، اور جن کاموں سے منع کیا ہے اُن سے رُک جائیں، اللہ ربُّ العالمین کا فرمان ہے: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾[3] "جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو!"۔

حضور نبئ کریم ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری کے بغیر، اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ جھوٹ اور تقاضائے محبت سے دُور ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ»[4] "جس نے میری اِطاعت کی اس نے اللہ

---

(١) پ٢١، الأحزاب: ٢١.

(٢) "تفسیر نور العرفان" پ۲۱، الاَحزاب، زیرِ آیت: ۲۱، ص۶۷۱، ملتقطاً۔

(٣) پ٢٨، الحشر: ٧.

(٤) "صحيح البخاري" كتاب الأحكام، ر: ٧١٣٧، صـ١٢٢٩.

تعالی کی اِطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی"۔

سچے مؤمن کی دلیل

سرکارِ دو عالم ﷺ سے وابستگی کا دَم بھرنے والے ہر مسلمان پر لازم ہے، کہ اللہ ورسول کی اِطاعت وفرمانبرداری کرے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی لائی ہوئی شریعتِ مطہَّرہ کا آئینہ دار بنے، اور نبیٔ پاک ﷺ کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھے، کہ یہ کمالِ ایمان اور سچے مؤمن کی دلیل ہے، رَحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ»[1] "تم میں کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں!"۔

(۲) صحابہ واہلِ بیتِ کرام کی محبت

عزیزانِ مَن! رحمتِ عالمیان ﷺ سے تعلق ونسبت اور وابستگی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے، کہ سرورِ کونین ﷺ کے تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی محبت رکھی جائے، اور ان میں کسی سے بھی بغض وعداوت ہرگز نہ کی جائے؛ کہ یہ سب حضرات وپاکیزہ نُفوس شفیعِ اُمت ﷺ ہی کے شجرِ فضیلت کی شاخیں ہیں، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَكْرِمُوا أَصْحَابِي؛ فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ!»[2] "میرے اصحاب کی عزّت کرو؛ کیونکہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں، پھر وہ جو اُن کے بعد ہیں!"یعنی تابعینِ عِظام۔

---

(۱) المرجع نفسه، كتابُ الإيمان، ر: ١٥، صـ٦.

(۲) "السُّنن الكبرى" للنَّسائي، كتاب عشرة النساء، ر: ٩١٨٢، ٨/ ٢٨٧.

(۳) دُرود وسلام کی کثرت

حضراتِ ذی وقار! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر دُرود وسلام کی کثرت کرنا بھی، حضور ﷺ سے محبت واُلفت کا ایک اہم تقاضا ہے، دُرود وسلام افضل، اعلیٰ اور عمدہ ترین عبادت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾[1] "یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اِس (غیب بتانے والے) نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو!"۔

میرے محترم بھائیو! بندۂ مؤمن دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو، جب حضور نبئ کریم ﷺ پر دُرود شریف پڑھتا ہے، تو اُس کا دُرودِ پاک خود آقائے دوجہاں ﷺ تک پہنچتا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ رحمت ﷺ نے فرمایا: «صَلُّوْا عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ»[2] "مجھ پر دُرود بھیجا کرو؛ کہ چاہے تم کہیں بھی ہو وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے!"۔ لہٰذا ہم سب کو دُرود وسلام کی کثرت کرنی چاہیے؛ کہ یہ محبتِ رسول ﷺ کے سچے دعویداروں کی ایک پختہ دلیل ہے۔

(۴) رسولِ اکرم ﷺ سے متعلق دُرست عقائد ونظریات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! بحیثیت اُمتی آقائے دوجہاں ﷺ سے محبت واُلفت کے تقاضوں میں سے ایک یہ ہے، کہ بدمذہبوں اور گمراہوں کی صحبت سے بچا جائے، سرکارِ دو عالَم ﷺ کی حیات وصفات اور نبوّت سے متعلق اپنے عقائد

(۱) پ۲۲، الأحزاب: ٥٦.

(۲) "سنن أبي داود" كتابُ النّكاح، باب زيارة القبور، ر: ٢٠٤٢، صـ٢٩٦.

ونظریات کو دُرست رکھے، اور اس سلسلے میں علمائے دین سے رہنمائی حاصل کرتا رہے۔ رسولِ اکرم ﷺ اور حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے متعلق ایک حقیقی مسلمان اور صاحبِ ایمان شخص کے کیا عقائد ونظریات ہونے چاہئیں؟ انہیں حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف، اور اردو زبان کے فقہی انسائیکلو پیڈیا (Encyclopedia) "بہارِ شریعت" حصّہ اوّل میں "عقائد متعلّقہ نبوّت" کے تحت بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے، ان میں سے چند اہم اور خاص خاص باتیں حسبِ ذیل ہیں:

(۱) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب بَشر اور مرد تھے، نہ کوئی جن نبی ہوا، نہ کوئی عورت۔

(۲) اللہ عزّوجلّ پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں، اُس نے (محض) اپنے فضل وکرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے۔

(۳) نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے، چاہے فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

(۴) وحیٔ نبوّت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاص ہے، جو اسے کسی غیرِ نبی کے لیے مانے کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔

(۵) نبوّت کَسبی نہیں کہ آدمی عبادت ورِیاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے، ہاں دیتا اُسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے۔ اور جو اِسے کَسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب ورِیاضت سے منصبِ نبوّت تک پہنچ سکتا ہے، کافر ہے۔

(٦) جو شخص نبی سے نبوّت کا زَوال جائز جانے کافر ہے۔

(۷) نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے، اور یہ عصمت نبی اور مَلَک (فرشتہ) کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بندوں کے لیے جتنے اَحکام نازل فرمائے، اُنہوں نے وہ سب پہنچا دیے، جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چُھپا رکھا، تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اَور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے۔

(۹) اللہ عزّوجلّ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنے غُیوب پر اطلاع دی، زمین وآسمان کا ہر ذرّہ (اللہ ربّ العالمین کے فضل اور عطا سے) ہر نبی کے پیشِ نظر ہے۔ جو لوگ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بلکہ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علمِ غیب کی نفی کرتے ہیں، وہ قرآنِ عظیم کی اس آیتِ مبارکہ کے مِصداق ہیں: ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾[۱] "قرآنِ عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کُفر کرتے ہیں" کہ آیتِ نفی دیکھتے ہیں، اور اُن آیتوں سے انکار کرتے ہیں جن میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علومِ غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے، حالانکہ نفی واِثبات دونوں حق ہیں؛ کہ نفی علمِ ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ اُلوہیت ہے، اِثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی کی شایانِ شان ہے، اور مُنافیٔ اُلوہیت ہے۔ اور یہ کہنا کہ "ہر ذرّہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مُساوات لازم آئے گی" باطلِ محض ہے؛ کہ مُساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزّوجلّ کے لیے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے، اور یہ نہ کہے گا مگر کافر۔

(۱۰) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں، کہ جنّت ونار

---

(۱) پ۱، البقرة: ۸۵.

وحشر ونشر وعذاب وثواب غیب نہیں تو اَور کیا ہیں ؟! اُن کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رَسائی نہیں، اور اسی کا نام غیب ہے۔

(۱۱) انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(۱۲) جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔

(۱۳) نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی تعظیم فرضِ عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے۔ کسی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی ادنیٰ توہین یا تکذیب (یعنی جھٹلانا) کفر ہے۔

(۱۴) نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے، اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں، اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔

(۱۵) انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں، جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہوگئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

(۱۶) حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، یعنی اللہ عزّوجلّ نے سلسلۂ نبوّت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ختم کر دیا، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں یا بعد، کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا، جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوّت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے۔

(۱۷) حضور ﷺ کی اِطاعت عین اطاعتِ الٰہی ہے، طاعتِ الٰہی (عزّوجلّ) بے طاعتِ حضور (ﷺ) ناممکن ہے[1]۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! رحمتِ دو عالم ﷺ کا اُمّتی ہونے کے ناطے، ہمیں چاہیے کہ مصطفٰی جانِ رحمت ﷺ کی شان وعظمت اور مقام ومرتبہ سے خوب آگاہی حاصل کریں، اپنے قُلوب واَذہان کو محبتِ رسول سے معمور ولبریز کریں، دُرود وسلام کے خوب نذرانے پیش کریں، اِطاعتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ اِطاعتِ رسول بجالائیں، سرورِ کونین ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کو پیشِ نظر رکھ کر رحمتِ عالمیان ﷺ کی اِتّباع کریں، رسولِ اکرم ﷺ سے محبت واُلفت اور وابستگی کے تقاضوں کو پورا کریں، رسول اللہ ﷺ کی عزّت وناموس پر پہرہ دیں، حضور ﷺ کے دِین کو تخت پر لانے کے لیے شب وروز محنت کریں، ہم میں جو صاحبِ اقتدار ہیں وہ وطنِ عزیز پاکستان میں نظامِ مصطفٰی نافذ کرنے میں اپنا کردار ادا کریں، یورپی ممالک میں وقتاً فوقتاً شائع ہونے والے گستاخانہ خاکوں کی مستقل روک تھام کے لیے بھی مؤثر اِقدامات کریں۔

علاوہ ازیں عوام الناس کو بھی چاہیے کہ الیکشن (Election) میں اپنے حکمرانوں کا چناؤ کرتے وقت، صرف ایسے نیک اور پرہیزگار لوگوں کا انتخاب کریں، جو حقیقی معنٰی میں صادق وامین ہوں! اور دنیا کے ساتھ ساتھ دینی مُعاملات سے بھی خوب

(۱) "بہارِ شریعت" عقائد متعلّقۂ نبوّت، حصّہ اوّل، ۱/۲۸، ۲۹، ۳۵-۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۴-۴۷، ۵۲، ۵۸، ۶۳، ۷۳، ملتقطاً۔

آگاہی و دلچسپی رکھتے ہوں؛ تاکہ وہ اسلامی طرزِ حکومت اپنائیں، شریعتِ مطہَّرہ کے اَحکام کو نافذ کریں، علمائے دین کا ادب واحترام کریں، حکومتی مُعاملات میں ان سے شرعی رہنمائی حاصل کریں، سُودی نظام ختم کر کے اسلامی نظامِ معیشت اپنائیں، پروٹوکول (Protocol) کو ترک کرکے سادگی وکفایت شِعاری اختیار کریں، قومی خزانے کی حفاظت کریں، بدعنوانی (Corruption) سے اجتناب کریں، ترقیاتی کاموں کے نام پر لُوٹ مار کا بازار گرم نہ کریں، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کا خیال رکھیں، بے روزگاروں کے لیے اچھے اور حلال وجائز روزگار کا اہتمام کریں، بے سہاروں کو سہارا دیں، اپنی رِعایا وعوام کا خیال رکھیں، روز بروز بڑھتی مہنگائی کے جِن پر قابو پائیں، روز مرّہ ضروریات کی چیزیں سَستی کریں، ناجائز منافع خوری اور حرام کمانے والوں کو سزائیں دیں، پولیس (Police) کے نظام میں اِصلاحات لائیں، قوانینِ شریعت کو نافذ کریں، اور ملک میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنائیں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مقام ومرتبہ سے آگاہی عطا فرما، ان کی شان وعظمت کو سمجھنے کی توفیق عنایت فرما، اِطاعتِ رسول کے جذبے سے سرشار فرما، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ کو مشعلِ راہ بنانے کا جذبہ عطا فرما، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت، اُلفت اور سچی وابستگی عطا فرما، محبتِ رسول کے تقاضوں پر پورا اُترنے کی توفیق مَرحمت فرما، حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق ہمارے عقائد ونظریات کی حفاظت فرما، اگر ان میں کوئی خامی، کمی یا کوتاہی ہو تو اُسے دور فرما، اور بد مذہبوں اور گمراہوں کی صحبت سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی

زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.